حصہ (دوم)

Q. No. 2 a. (i) بامحاورہ ترجمہ سوال نمبر 2 (الف) (i)

"اور لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہے جو کہتے تھے کہ ہم ایمان لائیں اللہ تبارک وتعالیٰ اور آخرت کے دن پر، جبکہ یہ لوگ ایمان نہیں لائیں تھے ۔ (یہ لوگ) اللہ تعالیٰ اور ایمان والے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں مگر دراصل میں یہ لوگ خود کو ہی دھوکہ دیتے ہیں اور انہیں شعور تک نہیں ہے"

Q. No. 2 a. (ii) بامحاورہ ترجمہ سوال نمبر 2 (الف) (II)

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ، کسی نے اگایا اور اس میں سات بالیاں ہے، اور ہر بالی میں سو دانے ہیں ۔ اور اللہ رب العزت جس کے لئے چاہے دوگنا کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور جاننے والا ہے۔

Q. No. 2 b. (i) سوال نمبر 2 (ب) (I) آیت مبارکہ کے پہلے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ذکر کیا جبکہ دوسری آیت مبارکہ کی روشنی میں والدین کا وہ حق قابل ذکر کیا گیا ہے، جسمیں وہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائے۔ فرمایا گیا ہے کہ اگر ان میں سے کوئی ایک اس عمر کو پہنچ جائے یا دونوں ہی، تو پھر انکی خدمت دل وجان سے کرو انکا پھر کہنا مانو اگر وہ تمھیں کسی کام کا کہیں تو ان دونوں کے آگے اُف تک مت کہو، کیونکہ بچپن میں بھی تو انہوں نے ہمیں پالا ہے۔

حصہ (دوم)

Q. No. 2 b.(ii) سوال نمبر 2 (ب) (ii)

آیتِ مبارکہ کی روشنی میں قتلِ عمد کا ذکر کیا گیا ہے، کہ جس شخص نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کیا بغیر کسی گناہ کے، تو اسکی بدلہ جہنم ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب ہوگا اور اس کی لعنت ہوگی اور ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

Q. No. 2 c.(i) سوال نمبر 2 (ج) (i) سمگلنگ:-

سمگلنگ روزی کمانے کا ایک ناجائز ذریعہ ہے جس میں ایک فرد اپنے ملک و ملت سے ملزدالا عناد کسی دوسرے ملک بھیجتا ہے۔ سمگلر ایک غدار ملک ہے۔ اور سب سے بڑی غداری ہے

Q. No. 2 c. (ii) سوال نمبر 2 (ج) (ii) فعل ماضی:-

فعل ماضی وہ فعل ہے جس میں گزرے ہوئے زمانے کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔

جیسے:- 1۔ زید نے کھانا کھایا تھا۔ 2۔ حامد سویا تھا۔ (ماضی فعل ہے)

Q. No. 2 c. (iii) سوال نمبر 2 (ج) (iii) فاسق کی خبر:-

کسی بھی فاسق کی خبر سننے پر قرآن نے ہدایت کی ہے کہ جب کسی فاسق کی خبر سنو تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور پھر اس بات پر کوئی ردِ عمل ظاہر کرو۔

Q. No. 2 c. (iv) سوال نمبر 2 (ج) (iv) حلف الفضول:-

حلف الفضول کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ نے ارشاد فرمایا کہ حلف الفضول میرے لئے ۱۰۰ سرخ اونٹوں سے بھی بڑھ کر ہے اگر آج بھی کوئی مجھے بلائے تو وہ اسکو ضرور

Q. No. 2 c. (v) مسجد نبوی ﷺ سوال نمبر 2 (ج) (v)

مسجد نبوی کی تعمیر میں ہر صحابی اور صحابی کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے بھرپور شرکت کی اور اس میں ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بھی حصہ لیا۔ مسجد نبوی اسلام کی پہلی مسجد تھی جہاں پہنچ کر لوگ علم سے فیض یاب ہوتے۔

Q. No. 2 (d). (Page 1) سوال نمبر 2 (د) (صفحہ 1)

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ ..... وَلَا يَحْقِرُهٗ

ترجمہ:-

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، لہٰذا اس پر ظلم کرتا ہے، اور نہ اس کو ذلیل کرتا ہے، اور اس کو حقیر کرتا ہے (دوسروں کے آگے)۔

تشریح:-

حدیث مبارکہ کی روشنی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس فرمان کے ذریعہ مؤمن کے بھائی چارگی کو واضح کیا ہے۔ کہ مسلمان آپس میں بھائی ہے کیونکہ (1) ایک مسلمان کسی دوسرے مسلمان بھائی پر نہ تو ظلم کر سکتا ہے، اگر دوسرے لوگوں کو دیکھیں کہ وہ کسی اور پر ظلم کر رہے ہو تو فوراً ان کی آواز بنے اور اسکی مدد کریں۔

ولا یخذلہ:-

اور اسی طرح کسی مسلمان کی یہ خوبی نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو دوسرے لوگوں کے سامنے ذلیل و خوار کریں ہر انسان بذاتِ خود اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی عزت کی جائے تو اس لئے جو انسان کسی دوسرے کو عزت کی نگاہ سے دیکھے گا تو کل کو وہی دن اس پر بھی آنا لوگ بھی اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھے گے۔

ولا یحقرہ:-

حدیث مبارکہ کے آخری حصہ میں فرمایا گیا ہے کہ ایک مسلمان کے شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو دوسروں کے آگے حقیر کریں اور اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھ

Q. No. 2 (d). (Page 2) سوال نمبر 2(د) (صفحہ 2)

عملی زندگی سے تعلقات:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے فرمان کے ذریعہ مسلمان بھائی کی ان باتوں کو واضح کیا ہے کہ ہر مسلمان اپنے اندر یہ صفات اور خوبیاں تلاش کریں تاکہ عملی زندگی میں بھی تمام معاملات میں محبت، ہمدردی جیسی صفات پیدا ہو جائے کیونکہ ظلم کرنے سے، کسی کو ذلیل اور رسوا کرنے سے اور حقیر یا حقارت کی نگاہ سے دیکھنے والے لوگ دنیا میں تو اپنا نقصان کر لیتے ہیں چونکہ ایک پوشیدہ عیب ہے لیکن وہ اپنی آخرت کو بھی برباد کر دیتے ہیں۔ اس لئے انسان کو ایسے اسباب اور وسائل تلاش کرنے چاہئے جیسے وہ کامیاب مومن بنے اور بہترین انسان

Q. No. 2 e. سوال نمبر 2(ہ)

جملہ اسمیہ:

جملہ اسمیہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا حرف اسم ہے۔ جملہ اسمیہ میں مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہیں۔

مثال کے طور پر

القرآن مجید

(قرآن مجید)

اس مثال میں "القرآن" جملہ اسمیہ ہے

Q. No. 3 (Page 1) سوال نمبر 3 (صفحہ 1)

جہاد

جہاد کی لغوی معنیٰ :-

کوشش کرنا جدوجہد کرنا

جہاد کی اصطلاحی معنیٰ :-

اللہ تعالیٰ کی دین کی سربلندی کے لئے اپنا تمام مال و اسباب اور اپنی جان اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا جہاد کہلاتا ہے۔

جہاد کا مفہوم :-

جہاد کے ذریعہ ایک انسان اللہ کی دین کی سربلندی اور اس کو فتح کرنے کے لئے جدوجہد کرنا ہے جس پر حدیث مبارکہ اور قرآن پاک کی متعدد آیات سے اس کی فضیلت کو بھی واضح کیا ہے۔

1) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"اور مومنو! اللہ اب العزت کی راہ میں قتال کرتے رہو۔"

دوسری ارشاد ہے :-

"کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے تو تم ان کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہے اپنی قبروں میں لیکن تمھیں اس بات کا شعور نہیں ہے۔"

آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے :-

Q. No. 3 (Page 2) سوال نمبر 3 (صفحہ 2)

وہ کہ جس شخص نے نہ تو ابھی جہاد کیا ہے اور نہ اس کے دل میں جہاد کی کوئی خواہش پیدا ہوئی ہے تو وہ نفاق کے شعبوں میں سے ایک پر مرتا ہے۔"

قتالِ فی سبیل اللہ کی اجازت:۔

جہاد یعنی قتال فی سبیل اللہ کی اجازت چند حالات میں دی گئی ہے۔

پہلی:۔

اللہ کی دین کی سربلندی مقصود ہو تو جہاد کی اجازت ہے

دوسری:۔

مسلمان ممالک میں دشمن کی طرف سے کوئی خوف یا خطرہ لاحق ہو جائے اس حالت میں اجازت ہے۔

تیسری:۔

مسلمانوں کو اپنی عبادت و ریاضت میں رکاوٹ (یا دشمن) کا ڈر ہو تو اس صورت میں اجازت ہے۔

چوتھی:۔

مسلمان جانوں پر ظلم اور تشدد کا بازار گرم ہو تو اس صورت میں بھی اجازت ہے۔

پانچویں:۔

اللہ کی دین کی سربلندی اور اس احکامات میں ردوبدل کرنا مقصود ہو تو اس صورت میں بھی اجازت ہے

Q. No. 4 (Page 1) عفت وحیاء سوال نمبر 4 (صفحہ 1)

عفت وحیاء کا معنیٰ :-

عفت پاک دامنی کو کہتے ہیں۔
جبکہ حیاء اس قلبی کیفیت کا نام ہے جو انسان کے باطنی اثرات سے ظاہر ہو یعنی وہ انسان کے چہرے پر ظاہر ہو۔

مفہوم :-

حیاء اس کیفیت کا نام ہے جس کی سرخی انسان کے چہرے پر ظاہر ہوتی ہے یعنی وہ ندامت اور شرمندہ ہوا ہے اسی بات اور اس کام پر جس سے لوگ کراہت محسوس کرتے ہو۔

حیاء کی خوبی کا ہونا :-

حیاء انسان کی سب سے بڑی خوبی ہے اور یہ ایسی صفت ہے جو اللہ رب العزت کو بھی بے حد پسند ہے۔ اسلئے ہر انسان میں یہ خوبی ہونی چاہیے۔ کیونکہ ایک انسان اگر اپنی زبان پر پاکیزہ الفاظ لاتا ہے تو اس کی بناء پر وہ ہر معاملہ میں ایک پاکیزہ قرار دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب اس سے کسی گناہ کا ارتکاب ہو تو وہ ندامت اور شرمندہ ہوتا ہے اور دوبارہ اس کو نہیں کرتا ہے۔

حیاء کی خوبی کا نہ ہونا :-

اسکے برعکس وہ مسلمان یا انسان جس میں حیاء کی خوبی نہ ہو تو جب اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو وہ ندامت اور شرمندہ

Q. No. 4 (Page 2) سوال نمبر 4 (صفحہ 2)

ہونے کے بجائے اور اس مقام میں خود ملوث ہو جاتا ہے اور کسی قسم کی شرمندگی اور احساس تک پیش ہوتا کہ سامنے والا کیا سوچے گا۔ اسلئے آپ ﷺ نے فرمایا۔

اذا فاتک الحیاء ففعل ماشئت

ترجمہ:۔

"کہ جب تم میں حیاء نہ ہو تو جو چاہے مسرفانہ ہو وہ کرو۔"

سیرت طیبہ ﷺ:۔

اور آپ ﷺ میں بھی بذات خود کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیاء تھی آپ ﷺ کو جب بھی کوئی بات ناگوار گزرتی تو آپکے چہرہ مبارک سے اس کے اثرات ظاہر ہو جاتے اور سامنے والا بندہ سمجھ جاتا کہ آپ کو یہ بات ناپسند ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ ایسی محفلوں سے خود دور رہتے اور تلقین کرتے کہ وہ بھی حیاء کی صفت پیدا کرو یہ تمہارے لئے دنیا اور آخرت کا سامان ہے۔

Q. No. 5 (Page 1) سوال نمبر 5 (صفحہ 1)

بچوں پر شفقت :-

آپ ﷺ بچوں سے بے حد شفقت فرمایا کرتے تھے۔ صرف مسلمان مسلمانوں کے بچوں سے ہی نہیں بلکہ کفار کے بچوں سے بھی شفقت فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کفار کے کچھ بچے ایک چھاپے میں مسلمانوں کے گرفت میں آگئے تھے تو ان کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ بچوں کو کچھ مت کرنا اور قتل کرنا۔ ایسی طرح اگر آپ ﷺ کہیں سے آرہے ہوں اور راستے میں آپ کو بچے ملے تو آپ ان کو سواری پر دائیں بائیں آگے پیچھے بٹھاتے تھے۔ ان سے محبت سے پیش آتے ان کو بوسہ دیتے تھے۔

مجلس میں اگر کوئی شخص کوئی چیز لے کر آتا تو آپ سب سے پہلے بچوں سے شروع کرتے اور پھر خود نوش فرماتے تھے۔

ایک صحابی کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو بچوں پر رحم نہیں کرتا اسی پر رحم نہیں کیا جاتا ہے۔

روزے کمانے کے ناجائز ذرائع

پہلا :- سود

سود روزی کمانے کا ایک ناجائز ذریعہ ہے جس سے اسلام میں ناپسند قرار دیا ہے۔ سود کی امنان خود اپنا ہی نقصان کر رہا ہوتا ہے اور اسے

Q. No. 5 (Page 2) سوال نمبر 5 (صفحہ 2)

اپنی بیوی بچوں کا بھی نقصان کرتا اور انکو حرام کھلاتا ہے۔

(2) جواء:۔

جواء بھی اسلام میں ایک ناجائز اور ناپسندیدہ عمل ہے۔ چونکہ قرآن میں بھی اس سے منع کیا گیا ہے۔ جواء کھیلنے والا سامنے والے انسان سے ہر وقت ہر لینے کی کوشش میں ہوتا ہے اور ہر وقت یہ سوچتا ہے کہ آج یا کل یہ پیسے مجھ سے لے جائے گا۔

سمگلنگ

روزی کمانے کا ایک اور ناجائز ذریعہ سمگلنگ ہے سمگلر ایک غدار وطن ہے اور ملک کا چور صرف اس لئے کرتا ہے کہ اپنی قوم اور لوگوں سے جو نفع مل رہا ہے وہ دوسرے ملک خرید کر فروخت کرکے بھیجتا ہے۔

رشوت:۔

اسلام میں رشوت کے ذریعے کمایا ہوا رزق بھی ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ رشوت لینے اور دینے والا دونوں جہنم میں جائے گا۔ رشوت کسی سخت مجبوری کے تحت تو بندہ دیتا ہے لیکن لینے والا سخت گنہگار ہوتا ہے۔